خلافت لائبریری ربوہ

ہفتہ | 11-جولائی 1998ء | احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ
الفضل ربوہ
ایڈیٹر: عبدالسمیع خان
213029
CPL 61

ہفتہ 11 جولائی 1998ء، 16 ربیع الاول 1419 ہجری 11 وفا 1377 ہش | جلد 48-83 نمبر 148

حسد نہ کرو

حضرت ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
ایک دوسرے سے حسد نہ کرو۔ ایک دوسرے کے سودے نہ بگاڑو۔ اور ایک دوسرے سے بغض نہ رکھو اور بے رخی نہ کرو اور اللہ کے بندے بھائی بھائی بن کر رہو۔
(صحیح مسلم کتاب البر والصلة باب تحریم الظلم)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشاداتِ عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

انسان کی روح میں جو کچھ ہے۔ دراصل خدا سے ہے اور وہ خدا کی صفات ہیں۔ جو انسانی آئینہ میں ظاہر ہیں۔ ان میں سے کوئی صفت بری نہیں۔ بلکہ ان کی بداستعمالی اور ان میں افراط تفریط کرنا برا ہے۔ شاید کوئی جلدی سے یہ اعتراض کر دے کہ انسان میں حسد ہے بغض ہے اور دوسری صفات ذمیمہ ہوتے ہیں پھر وہ کیونکر خدا کی طرف سے ہو سکتے ہیں۔ پس واضح رہے کہ جیسا کہ ہم ابھی بیان کر چکے ہیں۔ دراصل تمام انسانی اخلاق الٰہی اخلاق کا ظل ہیں۔ کیونکہ انسانی روح خدا سے ہے۔ لیکن کمی یا زیادتی یا بداستعمالی کی وجہ سے وہ صفات ناقص انسانوں میں مکروہ صورت میں دکھائی دیتے ہیں۔ مثلاً حسد انسان میں ایک بہت برا خلق ہے۔ جو چاہتا ہے کہ ایک شخص سے ایک نعمت زائل ہو کر اس کو مل جائے۔ لیکن اصل کیفیت حسد کی صرف اس قدر ہے کہ انسان اپنے کسی کمال کے حصول میں یہ روا نہیں رکھتا کہ اس کمال میں اس کا کوئی شریک بھی ہو۔ پس درحقیقت یہ صفت خداتعالیٰ کی ہے۔ جو اپنے تئیں ہمیشہ وحدہٗ لاشریک دیکھنا چاہتا ہے۔ پس ایک قسم کی بداستعمالی سے یہ عمدہ صفت قابل نفرت ہو گئی ہے۔ ورنہ اس طرح پر یہ صفت مذموم نہیں کہ کمال میں سب سے زیادہ سبقت چاہے۔ اور روحانیت میں تفرد اور یکتائی کے درجہ پر اپنے تئیں دیکھنا چاہے۔ (روحانی خزائن جلد 19- صفحہ 389)

حسد اور دشمنی سے بچنا ضروری ہے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

فرمایا حسد نہ کرو۔ اچھی چیز دیکھ کر دل میں حسد پیدا ہوتا ہے ہر وہ بات جو فطرت کے اندر موجود ہے اس کی دو صورتیں ہیں اور دونوں صورتیں آنحضرت ﷺ نے بیان فرما دی ہیں ایک صورت اس حدیث میں پیش ہو رہی ہے۔ ایک شخص کسی دوسرے کو اپنے سے اچھا دیکھتا ہے۔ اگر اچھا دیکھتا ہے تو اس کے نتیجے میں اگر تکلیف ہو رہی ہے کسی قسم کی تو پھر جو کچھ بھی جذبات پیدا ہوئے ہیں وہ حسد ہے۔ اگر خوشی ہو رہی ہے تو اسے رشک کہتے ہیں۔ حسد نہیں۔ تو آنحضور ﷺ نے رشک سے منع نہیں فرمایا بلکہ حسد سے منع فرمایا ہے۔ اور حسد کی پہچان یہ ہے اور یہ ایسی پہچان ہے جو کبھی آپ سے جھوٹ نہیں بولے گی۔

جب اپنے بھائی کو کسی اچھی حالت میں دیکھیں تو اپنے دل کو ٹٹول کر دیکھیں کہ آپ کو خوشی ہوئی ہے کہ غم پہنچا ہے۔ اگر معمولی سا بھی صدمہ ہوا ہو تو پھر آپ میں حسد پیدا ہونے کا احتمال موجود ہے۔ یا خطرہ موجود ہے۔ اور اگر خوشی ہے تو آپ شوق سے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہوئے اس خوشی سے فائدہ اٹھائیں (-) فرمایا اگر تمہیں کوئی اچھا لگتا ہے تو اس خوبی میں اس سے آگے نکلنے کی کوشش کرو۔ یہ منع نہیں ہے۔ یہ رشک کی پیداوار ہے۔ حسد کی پیداوار یہ ہے کہ اس خوبی کو برائی میں تبدیل کرنے کی کوشش کرو۔ خواہ سچ ہو خواہ جھوٹ ہو۔ مقصد دونوں صورتوں میں اوپر آتا ہے۔

اب موازنہ کر کے دیکھیں دونوں صورتوں میں آخری نتیجہ کی نیت ایک ہی ہے کہ میں اوپر ہو جاؤں اس لئے فرمایا ایک طریقہ ایسا ہے جس سے تمہاری فطرت کی پیاس بجھے گی اور اچھے طریق پر بجھے گی۔ اور وہ ہے اونچے بے شک ہوں۔ اونچے ہونے سے منع نہیں فرمایا گیا۔ کہیں بھی انسانی فطرت کی طبعی جذبات کو غلط قرار نہیں دیا کیونکہ یہ خدا کی پیداوار ہے۔ خدا نے پیدا کیا ہے ان چیزوں کو ان کے برمحل استعمال کا نام اعلیٰ خلق ہے۔ ان کے برمحل استعمال کا نام نیکی ہے۔ تو تمنا تو ہے کہ میں اونچا ہوں بھائی سے لیکن اسی کی نیکی میں اس کو شکست دے کر۔ اعلیٰ درجے کی نیکیاں حاصل کر کے بے شک آگے بڑھ جاؤ۔ لیکن اس کی اچھائی برائی میں تبدیل کر کے یا ایسی برائی اس میں ڈھونڈ کر جو اس میں ہے ہی نہیں اور بیان کر کے یا برائی ڈھونڈ کر جو اس میں ہے پھر اس کی تشہیر کر کے جو کام تم کرو گے وہ حسد کے نتیجے میں ہے اور (کلام الٰہی) تم کو اس کی اجازت نہیں دیتا۔

پھر فرمایا۔ حسد نہ کرو دشمنی نہ رکھو۔ کیونکہ جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے حسد پہلے بھی کھل کر بیان کر چکا ہوں، حسد بنیادی طور پر کسی دشمنی کے نتیجے میں پیدا ہوتا ہے اور یہ مزید پہچان ہے کہ ہمارے تعلقات کیسے ہیں۔ اگر کسی کی کوئی خوبی، اس کو خدا کی کوئی عطا، کسی انسان کو تکلیف دیتی ہے تو اس کے نتیجے میں حسد تو پیدا ہو گا۔ مگر حسد پہچان ہے دشمنی کی۔ ایسا شخص اس کا بھائی نہیں ہے۔ بھائی کہلاتا بھی ہے تو بھائی والی محبت دل میں موجود نہیں۔ بلکہ بنیادی طور پر اس سے کچھ عداوت ہے۔ تو فوراً فرمایا حسد نہ کرو۔ دشمنی نہ رکھو۔

(از خطبہ 25- نومبر 1994ء)

احمدی خواتین اور وقفِ عارضی

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث فرماتے ہیں
○ "یہ واقفین وفد کی شکل میں دو افراد پر مشتمل ہوتے ہیں۔ اس میں احمدی بہنیں بھی حصہ لیتی ہیں۔ ان کو باہر صرف اس صورت میں بھجوایا جاتا ہے جبکہ وہ خاوندوں کے ساتھ یا والد کے ساتھ یا اپنے بھائی کے ساتھ باہر جا سکیں۔ ورنہ انسے اپنے ہی شہر یا قصبہ میں عورتوں کی تربیت وغیرہ کے کام لئے جاتے ہیں۔ تاکہ بہنیں بہنوں سے خدا کی رضا کی خاطر حسن معاملہ اور پیار کے تعلقات قائم کریں۔"

(الفضل 12- فروری 1977ء)

☆......☆......☆......☆

مکرم ڈاکٹر ولی محمد صاحب سرجیکل سپیشلسٹ کی فضل عمر ہسپتال ربوہ میں آمد

○ ملک کے معروف سرجن مکرم ڈاکٹر ولی محمد صاحب آف فیصل آباد بتاریخ 19- جولائی بروز اتوار فضل عمر ہسپتال ربوہ میں سرجری کے مریض دیکھیں گے اور پھر ہر اتوار کے دن فضل عمر ہسپتال ربوہ میں مریضوں کے علاج اور آپریشنز کے لئے تشریف لایا کریں گے۔

مریضوں سے درخواست ہے کہ قبل از وقت فضل عمر ہسپتال کے آؤٹ ڈور کے پرچی روم سے وقت حاصل کر لیں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

مطالعہ کتب خدام

○ خدام کے مطالعہ کے لئے ماہ جولائی 98ء میں حضرت مسیح موعود کی کتاب ازالہ اوہام (نصف دوم) مقرر ہے خدام کثرت سے اس کا مطالعہ کریں۔ قائدین سے نگرانی کی درخواست ہے۔

(مہتمم تعلیم)

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ

قیمت
2-50 روپے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

11 وفا 1377 ہش — 11 جولائی 1998ء

شرح کے مطابق چندہ کی ادائیگی

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دورہ امریکہ کے دوران جماعتوں کو بہت سے تربیتی امور کی طرف خاص طور پر توجہ دلائی ان میں سے ایک اہم امر یہ تھا کہ احباب اپنی مالی قربانی کو معیاری بنائیں۔ خدا نے جو کچھ انہیں دیا ہے وہ خدا سے نہ چھپائیں اور معین شرح کے مطابق چندے ادا کریں۔

حضور نے فرمایا کہ متوسط طبقہ کے احمدیوں کی بھاری تعداد تو اس معیار پر پوری اترتی ہے مگر امراء میں سے ایک طبقہ اس بارہ میں سستی کا مظاہرہ کر رہا ہے۔ حضور نے ان پر سخت ناراضگی کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا کہ ہمیں ایسے لوگوں کے چندوں کی کوئی ضرورت نہیں۔ جن کے متعلق تحقیق سے یہ بات ثابت ہو گئی کہ وہ باشرح چندہ ادا نہیں کر رہے۔ ان کو جماعت سے نکال دیا جائے گا اور اگر دس دس بارہ بارہ سال کے ان کے چندے واپس کرنے پڑے تو اس میں بھی کوئی دریغ نہیں کیا جائے گا۔

یہ اعلان گو حضور نے جماعت امریکہ کے حوالے سے کیا ہے لیکن باشرح چندہ کا معاملہ تو کل عالم کے لئے یکساں حیثیت رکھتا ہے۔ اور اس سے پہلے بھی حضور متعدد مرتبہ اس بارہ میں توجہ دلا چکے ہیں۔ اس لئے اس ارشاد کو صرف امریکہ تک محدود سمجھنا درست نہیں۔ بلکہ یہی نصیحت ہر احمدی کے لئے ہے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس زمانہ میں جماعت احمدیہ نے مالی قربانی کے جو عظیم الشان مظاہرے کئے ہیں تاریخ مذاہب میں کم کم دکھائی دیتے ہیں۔ اور یہ روح جماعت میں مسلسل جاری و ساری ہے۔ مردوں عورتوں بوڑھوں اور بچوں نے ہر تحریک پر لبیک کہہ کر ایثار و قربانی کے نئے سنگ میل نصب کئے ہیں۔ مگر کچھ احباب شرح کے مطابق چندہ دینے سے ہچکچاتے ہیں۔ شاید وہ خدا سے اپنی آمد چھپانا چاہتے ہیں مگر ایسا تو ممکن نہیں ہے جس خدا نے دیا وہ خوب جانتا ہے۔

اس پہلو سے خدا سے چھپانے کا تو کوئی دور کا بھی امکان نہیں ہاں برکتوں سے محرومی ہو سکتی ہے۔ اسی لئے حضور نے فرمایا کہ ان کے متعلق میں جو باتیں تلخی سے کرتا ہوں وہ غصہ کی وجہ سے نہیں دکھ کی وجہ سے ہیں۔ کیونکہ یہ محروم لوگ ہیں اور اپنے پاؤں پر آپ کلہاڑی چلا رہے ہیں۔

ایسے احباب کو حضور کے اس اعلان کے بعد اپنے طرز عمل کو بہتر بنا کر اپنے امام اور خدا کی خوشنودی حاصل کرنی چاہئے اور ایسے دوستوں کے لئے دعا بھی کرنی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ ان کے دل کھولے اور پھر جھولیاں بھر کر انہیں عطا فرمائے۔

ساری تنخواہ بھیج دی

حضرت ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب کی مالی قربانیوں کا تذکرہ کرتے ہوئے حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں

"ان کی مالی قربانیاں اس حد تک بڑھی ہوئی تھیں کہ حضرت صاحب نے ان کو تحریری سند دی کہ آپ کو قربانی کی ضرورت نہیں۔ حضرت صاحب کا وہ زمانہ مجھے یاد ہے جب کہ آپ پر مقدمہ گورداسپور میں ہو رہا تھا۔ اور اس میں روپیہ کی سخت ضرورت تھی۔ حضرت صاحب نے دوستوں کو تحریک کی کہ چونکہ اخراجات بڑھ رہے ہیں۔ لنگر خانہ دو جگہوں پر ہو گیا ہے۔ ایک قادیان میں اور ایک گورداسپور میں۔ اس کے علاوہ مقدمہ پر خرچ ہو رہا ہے۔ لہٰذا دوست امداد کی طرف توجہ کریں۔ جب حضرت صاحب کی تحریک ڈاکٹر صاحب کو پہنچی تو اتفاق ایسا ہوا کہ اسی دن ان کو تنخواہ تقریباً 450 روپے ملی تھی۔ وہ ساری کی ساری تنخواہ اسی وقت آپ کی خدمت میں بھیج دی۔ ایک دوست نے سوال کیا کہ آپ کچھ گھر کی ضروریات کے لئے رکھ لیتے۔ تو انہوں نے کہا کہ خدا کا (مامور) کہتا ہے کہ دین کے لئے ضرورت ہے تو پھر اور کس لئے رکھ سکتا ہوں۔ غرض ڈاکٹر صاحب تو دین کے لئے قربانیوں میں اس قدر بڑھے ہوئے تھے کہ حضرت صاحب کو انہیں روکنے کی ضرورت محسوس ہوئی اور انہیں کہنا پڑا کہ اب ان کو قربانی کی ضرورت نہیں۔"

(الفضل 11 جنوری 1927ء)

پاک محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

کوہ و جبل تھے جس سے لرزاں کیا تھی بھلا وہ چیز
تھا وہ بوجھ شریعت والا نورِ ہدایت نیز
کون "ظَلُومًا" اور "جَھُولًا" کس نے اٹھایا بار
"بھیج درود اُس محسن پر تُو دِن میں سَو سَو بار"

"پاک محمد مصطفیٰ نبیوں کا سردار"

پاپ بھرے جیون سے چھڑایا بخشی پاک حیات
ذات حق کا گیان بھی بخشا' دی سُندر سوغات
دل کی دنیا جیت لی کس نے کر کے پیار کا وار
"بھیج درود اُس محسن پر تُو دِن میں سَو سَو بار"

"پاک محمد مصطفیٰ نبیوں کا سردار"

نوعِ بشر کی ہے یہ خدمت پڑھنا روز درود
امن عالمگیر کا نسخہ' ہر اک کی بہبود
اِس کے فیض سے ہو سکتا ہے سب کا بیڑا پار
"بھیج درود اُس محسن پر تُو دن میں سَو سَو بار"

"پاک محمد مصطفیٰ نبیوں کا سردار"

ہاتھ اگر ہو کام میں تیرا دل میں ہو وہ یار
رُوحِ استغفار' یہی ہے رُوحِ استغفار
شعر فقط اِسلاَم نہ کہہ تو چھیڑ ہاں دل کا تار
"بھیج درود اُس محسن پر تُو دِن میں سَو سَو بار"

"پاک محمد مصطفیٰ نبیوں کا سردار"

عبدالسلام اسلام

جو رازِ دیں تھے بھارے اس نے بتائے سارے
دولت کا دینے والا فرماں روا یہی ہے

آنکھ اس کی دُوربیں ہے دل یار سے قریں ہے
ہاتھوں میں شمعِ دیں ہے عینُ الضیاء یہی ہے

(درثمین)

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قسط سوم

الفضل انٹرنیشنل سے

مجلس انصار اللہ اور خدام الاحمدیہ کے سالانہ اجتماعات سے خطابات۔ مجالس عرفان، انفرادی اور اجتماعی ملاقاتیں

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کا دورہ جرمنی (14تا26 مئی 98ء)

ایک ملک سے کسی دوسرے ملک کو جا کر بسنے والے لوگوں کی ملک کی دفاعی ذمہ داریوں کے بارے میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے حضرت صاحب نے فرمایا کہ یہ ایک عالمی سطح کا سوال ہے۔ کسی بھی مملکت میں جب کئی قوموں کے لوگ آکر آباد ہو جائیں (جیسا کہ امریکہ میں ہوا ہے) تو وہ اس ملک کے شہری ہیں اور مملکت کے ہر شہری کو اپنی مملکت کا وفادار ہونا چاہئے اور اس بات کو بھول جانا چاہئے کہ اس کے ملک کے مدمقابل اس کے ہم مذہب ہیں یا کوئی اور۔ اس لئے کوئی اپنے ملک کے لئے لڑنے سے یہ کہہ کر انکار نہیں کر سکتا کہ مدمقابل اس کا ہم مذہب ہے۔ اگر یورپ کی تاریخ دیکھیں تو جو قومیں آپس میں برسرپیکار رہی ہیں وہ عیسائی تھیں لیکن ان کے درمیان یہ سوال کبھی نہیں اٹھا تھا کہ مدمقابل کا مذہب کیا ہے کیونکہ ان کا اپنا ضمیر صاف تھا کہ دفاع کا تعلق مملکت سے ہے۔

پاکستان میں احمدیوں پر ہونے والے مظالم کے بارے میں سوال کا جواب دیتے ہوئے حضرت صاحب نے فرمایا کہ جب احمدیوں کو دوسرے لوگ تکلیف پہنچاتے ہیں تو یہ بات تاریخ مذاہب کے عین مطابق ہے۔ ہر مذہب کا جب آغاز ہوتا ہے تو ایسا ہی ہوتا ہے۔ اور یہ بھی کہ جو قوم خدا کی خاطر دکھ دی جاتی ہے اللہ اس کی مدد کرتا ہے چنانچہ یہی وجہ ہے کہ ان مظالم اور رکاوٹوں کے باوجود ہم آج ہر طرف ترقی کرتے چلے جا رہے ہیں۔

اس سوال کے جواب میں کیا جماعت احمدیہ کا ماٹو "محبت سب کے لئے، نفرت کسی سے نہیں" ایک تصوراتی بات نہیں؟ حضرت صاحب نے فرمایا کہ نہیں۔ کیونکہ ہم جہاں بھی گئے ہیں محبت لے کر گئے ہیں اور محبت کے ساتھ پھیلے ہیں۔ اور اگر ہم نفرت پھیلانے والے ہوں گے تو یہ بات ہمارے خلاف کام کرے گی۔ اگر ہم جرمنی میں آئے ہیں تو محبت کے ساتھ آئے ہیں۔ اگر نفرت کے ساتھ آتے تو زیادہ نفرت جواب میں ملتی۔ چنانچہ دنیا کے کئی ایسے حصوں میں جہاں احمدیوں کی اکثریت ہے وہاں بھی کبھی غیر احمدیوں کو نفرت کی نگاہ سے نہیں دیکھا گیا۔

پردے پر ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے حضرت صاحب نے فرمایا کہ عورتیں جب پردہ اتار دیتی ہیں تو پھر Cosmetics استعمال کرتی ہیں اور اس کا مقصد صرف یہ ہوتا ہے کہ مردوں کو متوجہ کیا جائے۔ حالانکہ اگر وہ صرف خاوندوں کے لئے ایسا کرتی ہیں تو پھر اپنا بناؤ سنگھار وہ گھروں میں ہی کر سکتی ہیں۔ لیکن وہ تو بازار جاتے ہوئے سنور کر نکلتی ہیں۔ جبکہ مرد ایسا نہیں کرتے...... اور یہ ایک قدرتی بات ہے کہ جب عورتیں بن سنور کر باہر نکلتی ہیں تو معاشرہ خراب ہونے لگتا ہے۔ پھر ایڈز کا مسئلہ بھی اسی وجہ سے ہے اور آپ کسی ایک مسئلے کو دوسرے سے علیحدہ نہیں کر سکتے۔

حضرت صاحب نے فرمایا کہ مردوں کو بھی حکم ہے کہ وہ اپنی نظروں کی حفاظت کریں۔ یہ مساوات ہے مردوں اور عورتوں میں۔ اگر مرد ایسا نہیں کریں گے تو خدا کی نظر میں قابل سزا ٹھہریں گے۔ یہ ایک عمومی جواب ہے لیکن اب میں خاص طور پر پردے کے بارے میں کچھ بیان کرتا ہوں۔

حضرت صاحب نے فرمایا کہ یہ پردہ جو آپ کے خیال میں دینی پردہ ہے' دینی پردہ نہیں ہے۔ عورتوں کو تمام صحت مند معاشرتی سرگرمیوں میں حصہ لینے کی اجازت ہے۔ حتیٰ کہ جنگوں میں خواتین بغیر کسی پردے کے شامل ہوئیں۔ آج بھی احمدی عورتیں ڈاکٹر نرس اور پروفیسر ہیں اور وہ اپنی ڈیوٹی کے دوران پردہ نہیں کر سکتیں۔ دین اس چیز سے منع نہیں کرتا بلکہ دین یہ کہتا ہے کہ خود کو باوقار طور پر ملبوس رکھو تاکہ مردوں کی بدنظری سے محفوظ رہ سکو۔

حضرت صاحب نے مزید فرمایا کہ دین سر ڈھانکنے کو پسند کرتا ہے اور یہی بات آپ کو ابتدائی عیسائیت میں بھی نظر آئے گی۔ اس زمانے کی تصاویر دیکھیں۔ یہ اس لئے ہے کیونکہ عورت کے بال اس کے حسن کا حصہ ہیں اور یہ بات پسندیدہ ہے کہ انہیں پردے میں رکھا جائے۔

غیر شادی شدہ عورتوں کے علیحدہ آزاد رہنے کے بارے میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے حضرت صاحب نے فرمایا کہ دین اس کو پسند نہیں کرتا۔ جو عورتیں اپنی عمر کو پہنچ جاتی ہیں انہیں شادی کر لینی چاہئے کیونکہ جب تک ان کے پاس جسمانی حسن ہوتا ہے وہ مختلف مردوں کے ساتھ Dating کرتی رہتی ہیں اور جب یہ حسن ختم ہو جاتا ہے تو مرد ان سے نظریں چرا لیتے ہیں۔ لیکن دراصل اس بات کو دین کی نگاہ سے یوں دیکھیں کہ وہ مرد جو کسی عورت کو پسند کرے اس کو کہا گیا ہے کہ وہ اس عورت سے شادی کر لے لیکن آزادی کی راہ کو دین نے پسند نہیں کیا۔

حضرت صاحب نے فرمایا کہ یہ بھی اہم بات ہے کہ جس معاشرے میں بھی ایسی آزادی ہو گی اس کا فائدہ صرف مردوں کو ہی پہنچتا ہے' عورتوں کو نہیں۔ وہ آپ کو آزادی دیتے ہیں کیونکہ وہ آپ کی آزادی سے لطف اندوز ہوتے ہیں........ شادی کے ٹوٹنے کی ایک وجہ وفاداری میں کمی بھی ہے۔ میرے تجربہ میں ایسے شادہ شدہ جوڑے ہیں جو خوش باش زندگی بسر کر رہے ہیں اور ایک دوسرے سے وفادار ہیں اور یہ چیز عمر کے ساتھ ساتھ [illegible] رہی ہے۔ لیکن جو لوگ بدکرداری میں پڑ جاتے ہیں وہ کچھ عرصے بعد ہی وفاداری سے کنارہ کش ہو جاتے ہیں۔ آپ اپنے معاشرے میں ہی دیکھ لیں کہ جو لوگ شادی سے پہلے کسی اور سے تعلقات قائم نہیں کرتے وہ خوشگوار ترین زندگیوں سے لطف اندوز ہو رہے ہیں۔

خدا پر ایمان لانا کیوں ضروری ہے؟ حضرت صاحب نے فرمایا۔ کہ خدا پر ایمان لانا اسی طرح ضروری ہے جس طرح ہم حقائق پر یقین رکھتے ہیں اگر حقائق خدا کی طرف راہنمائی کریں تو ہمیں بھی خدا کو مان لینا چاہئے۔

حضرت صاحب نے فرمایا کہ آنکھ کے نظام کو دیکھئے کوئی انسانی کیمرہ اس کا متبادل نہیں ہو سکتا۔ یہ محض ایک مثال ہے اور اسی طرح کروڑوں مثالیں ہیں۔ پس آپ کیوں خالق کے اس ہاتھ کو نہیں دیکھتے جو مخلوق کے ذریعہ ہمیں نظر آ رہا ہے۔ یہ سوال بہت وسیع جواب چاہتا ہے اس کے بعد حضور نے اپنی تازہ کتاب Revelation, Rationality, Knowledge and Truth کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ اس کتاب میں ایسے زاویوں سے اس سوال کا جواب دیا گیا ہے کہ کوئی دہریہ' خواہ ایمان لائے یا نہ لائے' ان شواہد کا انکار نہیں کر سکتا۔ اور وہ شواہد ایسے ہیں جو غیر مسلم دنیا نے اکٹھے کئے ہیں............ اس کے بعد حضرت صاحب نے مکرم ہدایت اللہ ہیوبش صاحب کو کہا کہ اس کتاب کا جلد جرمن ترجمہ کرنے کے لئے سکالرز کا ایک گروپ تیار کریں لیکن چونکہ اس کام میں ابھی دیر لگے گی اس لئے جو جرمن انگریزی جانتے ہیں وہ براہ راست اس کتاب سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔

ساٹھ کی دہائی میں جرمن سکولوں میں مخلوط تعلیم کا آغاز کیا گیا لیکن اب دوبارہ لڑکوں اور لڑکیوں کے علیحدہ تعلیمی اداروں کا رجحان ہو رہا ہے۔ اس بارے میں حضرت صاحب نے اپنی رائے یوں بیان فرمائی کہ میں یقین رکھتا ہوں کہ یہ طریق تعلیم کے فروغ کے لئے نہایت عمدہ ہے اور بہت سے مسائل جو مخلوط تعلیم کی وجہ سے کلاس کے اندر پیدا ہوتے ہیں وہ ختم ہو سکتے ہیں۔ اکٹھے بیٹھ کر تعلیم حاصل کرنے کی صورت میں پڑھائی کی بجائے ایک دوسرے میں دلچسپی پیدا ہوتی ہے اور بہت سے معاشرتی مسائل جنم لیتے ہیں۔

مختلف مذاہب کے ماننے والوں کے درمیان محبت کی شادی کے بارے میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے حضرت صاحب نے فرمایا کہ دین میں Arranged Marriages اس طرح نہیں جس طرح مغرب نے پیش کی ہیں۔ بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ صرف لڑکی کو تنہا رہ کر اپنا خاوند چننے کی اجازت نہیں ہے بلکہ اس معاملہ میں والدین بھی شامل ہوں گے۔

راہِ حبیب میں جاں بھی نثار کرتے ہیں
ہم ایک بار نہیں بار بار کرتے ہیں
لگی ہوئی ہیں تری راہ پر مری آنکھیں
مرے نگار ترا انتظار کرتے ہیں
ترے جنونِ محبت کی بے خودی میں بسر
ہم اضطراب سے لیل و نہار کرتے ہیں
(بہارِ جاوداں)

کیونکہ بہت سے مرد جس طرح اپنے آپ کو پیش کرتے ہیں' دراصل وہ اس طرح نہیں ہوتے۔ وہ دھوکہ دیتے ہیں۔ بعض لڑکیاں بھی جس طرح خود کو پیش کرتی ہیں، وہ بھی اس طرح نہیں ہوتیں۔ چنانچہ والدین تھرڈ پارٹی ہیں۔ اگر تو والدین اپنی لڑکی کا انتخاب مان لیں یا والدین کا انتخاب لڑکی مان لے تو پھر تو کوئی مسئلہ ہی پیدا نہیں ہوتا۔ لیکن اگر اختلاف ہو جائے تو لڑکی کو بالا اتھارٹیز Higher Authorities تک جانے کی اجازت دی گئی ہے۔ کئی بار احمدی لڑکیاں بھی مجھے خط لکھتی ہیں اور جب بھی تحقیق کی گئی ہے اکثر معاملہ فوراً حل ہو جاتا ہے۔ کبھی کبھی آخری فیصلہ مجھ پر بھی چھوڑ دیا جاتا ہے۔

ایک دلچسپ سوال میں حضرت صاحب سے دریافت کیا گیا کہ آپ نے یہ حکمت و دانائی کہاں سے لی ہے کیونکہ اس سے پہلے ہم نے اس طرح جواب دیتے ہوئے کسی کو نہیں دیکھا۔ حضرت صاحب نے سوال کرنے والے کا شکریہ ادا کرتے ہوئے فرمایا کہ حکمت اور چالاکی دو علیحدہ علیحدہ چیزیں ہیں۔ غیر متعصب اور دیانتدار ہونا حقیقت پسند ہونے کا متقاضی ہے۔

احمدیت کو قائم کرنے کا کیا جواز ہے؟ حضرت صاحب نے فرمایا کہ یہ تو اللہ تعالیٰ کو ہی معلوم ہے کیونکہ اسی نے اس کی بنیاد رکھی ہے' کسی دوسرے نے نہیں رکھی۔ اگر ہم سچے ہیں تو ہماری حکمت آپ کو دوسروں کے مقابل پر نمایاں نظر آئے گی اور اگر آپ دیانتداری اور معقولیت کے ساتھ فیصلہ کریں گے تو ہمیشہ یہ فیصلہ احمدیت کے حق میں ہی ہو گا۔

جماعت احمدیہ کے مالی نظام کے بارے میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے حضرت صاحب نے فرمایا کہ ہماری آمد کا راز دو باتوں میں ہے۔ ایک تو یہ کہ ہر احمدی اپنی آمد کا مخصوص حصہ جماعت کے لئے پیش کرتا ہے۔ اور جرمنی کی جماعت اپنے فنڈز پر کنٹرول رکھتی ہے جسے حکومت آڈٹ کرواتی ہے اس لئے فراڈ کا کوئی شائبہ نہیں ہو سکتا۔

دوسرے یہ کہ ہزاروں احمدی بغیر کسی معاوضہ کے جماعت کے لئے رضاکارانہ خدمات انجام دے رہے ہیں۔ چونکہ وہ خاموش خدمت بجا لا رہے ہیں۔ اس لئے دوسروں کو اس کا علم ہی نہیں ہوتا۔

اس کے ساتھ ہی یہ کامیاب مجلس سوال و جواب بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوئی۔

☆......☆......☆......☆

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تاریخ احمدیت کا ایک ورق

بیتِ مبارک ربوہ کا سنگِ بنیاد و افتتاح

حضرت مصلح موعود نے عاجزانہ دعاؤں کے ساتھ سنگ بنیاد رکھا

ایک طویل سجدۂ شکر کے ساتھ بیت کا افتتاح عمل میں آیا

ربوہ کے بابرکت اور مقدس مقامات میں بیت مبارک ربوہ خاص اہمیت کی حامل ہے۔ یہ وہ بابرکت بیت ہے جس میں تین خلفائے احمدیت نماز پڑھاتے رہے ہیں۔ اور بیت اقصیٰ کی تعمیر سے قبل لمبے عرصے تک اسی بیت میں نماز جمعہ بھی ادا ہوا کرتی تھی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی، حضرت خلیفۃ المسیح الثالث اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ پانچوں نمازیں اسی بیت میں پڑھایا کرتے تھے۔ ربوہ آنے والے ہر احمدی کی بے قرار خواہش یہ ہوتی ہے کہ وہ ربوہ میں قیام کے دوران اس بیت میں ضرور نماز ادا کرنے کی سعادت حاصل کرے۔ تربیتی کلاسوں پر آنے والے طلباء کے لئے یہ لازم ہوتا ہے کہ وہ مغرب کی نماز اس بیت میں ادا کیا کریں۔ رمضان المبارک میں اس بیت میں اعتکاف کرنے والوں کا روحانی مجمع ہوتا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی ہجرت سے قبل رمضان میں روزانہ مرکزی درس قرآن کریم بھی اس بابرکت بیت میں ہوا کرتا تھا۔

اسی بیت میں دو خلفائے احمدیت کا انتخاب عمل میں آیا۔

اس کا سنگ بنیاد 3- اکتوبر 1949ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے لاہور سے تشریف لا کر رکھا۔ اس وقت تک ابھی حضرت خلیفۃ المسیح الثانی مستقل رہائش کے لئے ربوہ تشریف نہیں لائے تھے۔ تاریخ احمدیت کی جلد 14 میں اس تاریخی واقعے کی تفاصیل بیان کی گئی ہیں۔

اس مقدس روحانی تقریب میں روحانی اور معنوی طور پر دنیا کے دوسرے احمدیوں کو شامل کرنے کے لئے حضرت مصلح موعود کی ہدایت پر پاک و ہند کی جماعتوں اور لندن مشن کو بذریعہ تار اطلاعات بھجوائی تھیں۔ نیز روزنامہ الفضل میں اعلان بھی کروایا گیا کہ 3- اکتوبر 1949ء کو ساڑھے پانچ بجے بعد دوپہر بیت مبارک کا سنگ بنیاد رکھا جائے گا اور دعا ہوگی۔ احباب بھی اپنی اپنی جگہوں پر دعا میں شامل ہوں۔

سیدنا حضرت مصلح موعود 3- اکتوبر کو لاہور سے 9 بجکر 40 منٹ پر بذریعہ کار روانہ ہوئے اور بارہ بجکر پینتالیس منٹ پر ربوہ پہنچے۔ حضرت صاحب کے ہمراہ خاندان حضرت مسیح موعود کی بیگمات کے علاوہ صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب اور مکرم میاں محمد یوسف صاحب پرائیویٹ سیکرٹری بھی تھے۔ چونکہ الفضل میں تقریب سنگ بنیاد کی اطلاع شائع ہو چکی تھی لہذا ربوہ کے قریبی جماعتوں کے علاو لاہور، منٹگمری (حال ساہیوال) میانوالی، سیالکوٹ، بھکر وغیرہ سے احباب بھی آ چکے تھے۔ میانوالی کے ڈپٹی کمشنر محترم صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب (ایم ایم احمد) صاحب بھی تشریف لائے۔

دعائیں حضرت مصلح موعود کی ہدایات کے ماتحت نظارت علیا نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعائیں ایک دستی پریس پر طبع کروا کے جملہ حاضرین میں تقسیم کر دی تھیں۔

عصر کی نماز سے قبل قائمقام ناظر اعلیٰ حضرت مولانا جلال الدین صاحب شمس نے اعلان فرمایا کہ حضرت مصلح موعود کے ارشاد کے ماتحت دعا کے وقت اینٹوں اور گارے تک تین صفیں ہونگی۔ سب سے پہلی صف رفقائے حضرت مسیح موعود کی۔ دوسری صف خاندان حضرت مسیح موعود کے نرینہ افراد کی۔ تیسری صف واقفین زندگی کی۔ یہ تینوں صفیں متوازی ہونگی اور ایک ایک تغاری گارے یا چونے کی اور تین تین اینٹیں ہر ایک صف کے لوگ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی تک پہنچائیں گے۔ اور اس وقت دعائیں چند حفاظ بلند آواز سے دوہراتے جائیں گے اور ساتھ ہی سب حاضرین بھی دوہرائیں گے۔ مولانا شمس صاحب نے یہ بھی اعلان کیا کہ پہلے عصر کی نماز ہوگی اس کے بعد بنیاد رکھی جائے گی۔ اس اعلان کے بعد حضرت مصلح موعود کے ارشاد پر چوتھی صف امرائے جماعت ہائے احمدیہ اور ناظران سلسلہ کی۔ اور پانچویں صف مہاجرین قادیان کی ہوگی۔ حضرت صاحب جب تشریف لائے تو آپ نے مزید دو صفیں خواتین کی بنانے کا بھی حکم دیا ایک خاندان حضرت مسیح موعود کی خواتین مبارکہ کی ایک حضرت بانی سلسلہ کی خواتین رفقاء اور مہاجرات قادیان کی۔

حضرت مصلح موعود نے عصر کی نماز اسی جگہ پڑھائی۔ جہاں بنیاد رکھی جانے والی تھی۔ اور جہاں دھوپ سے بچاؤ کے لئے خیمہ نصب تھا۔ نماز سے فارغ ہونے کے بعد جملہ احباب و خواتین اوپر بیان کی گئی صفوں میں استادہ ہو گئے۔ پھر دست بدست حضرت مصلح موعود کی خدمت میں اینٹیں اور سیمنٹ کی تغاریاں پہنچائی گئیں۔ تین اینٹیں خاندان حضرت مسیح موعود کے مردوں نے، تین اینٹیں رفقاء حضرت مسیح موعود نے، تین اینٹیں واقفین زندگی نے، تین اینٹیں امرائے جماعت اور ناظران نے، تین اینٹیں مہاجرین قادیان نے، تین اینٹیں خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیگمات نے، تین اینٹیں حضرت بانی سلسلہ کی خواتین رفقاء اور مہاجرات قادیان نے پیش کیں۔ خاندان حضرت مسیح موعود کی بیگمات سے حضرت مصلح موعود بنفس نفیس آگے بڑھ کر تغاری لیتے اور بنیادوں تک لا کر استعمال فرماتے رہے۔

قادیان کی بیت مبارک کی اینٹیں یہ امر خصوصاً قابل ذکر ہے کہ جماعت احمدیہ کے نئے مرکز ربوہ کی بیت مبارک کی بنیاد میں دو اینٹیں قادیان کی بیت مبارک کی بھی لگائی گئی تھیں۔ یہ اینٹیں محترم صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب 11- اپریل 1949ء کو قادیان سے لائے تھے۔ اس طرح سے قادیان کی دو اینٹوں کو ملا کر کل 23 اینٹیں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے بنیاد میں نصب فرمائیں اس دوران حضرت صاحب بار بار بلند آواز سے دعائیں مانگتے چلے جاتے تھے اور تمام مجمع بھی رقت اور سوز کے ساتھ ان دعاؤں کو دوہراتا رہا۔ حضرت صاحب کی آواز میں ایک خاص قسم کا درد اور سوز پایا جاتا تھا۔ جب تمام اینٹیں رکھی جا چکیں، تو حضرت مصلح موعود نے کھڑے ہو کر نہایت خشوع و خضوع اور انتہائی عاجزی کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے حضور پھر یہ دعائیں کیں جو سورہ البقرہ کی آیات 128 تا 129 ہیں۔ ایک ایک دعا حضرت صاحب نے کئی بار دوہرائی اور آپ کے ساتھ تمام مجمع ان دعاؤں کو دوہراتا چلا گیا۔ سارے مجمع پر ایک رقت کا عالم تھا۔ سینکڑوں آنکھیں پر آب تھیں۔ اس کے بعد حضرت صاحب نے فرمایا اب میں خاموشی سے دعا کروں گا دوسرے میرے ساتھ شریک ہو جائیں چنانچہ آپ نے ہاتھ اٹھا دیئے اور لمبی دعا کی۔

حضرت مصلح موعود کا خطاب دعا کے بعد حضرت مصلح موعود منبر پر رونق افروز ہوئے اور ایک خطاب فرمایا جس کا ایک حصہ ذیل میں درج کیا جاتا ہے، فرمایا۔

"حضرت مسیح موعود کے ایک الہام میں یہ پیشگوئی تھی کہ ایک ایسا زمانہ آنے والا ہے جو حضرت مسیح موعود یا ان کی روح کے لئے نہایت تکلیف دہ ہوگا۔ ایسا تکلیف دہ کہ آپ کی روح تڑپ تڑپ کر اور زاری کر کر کے اللہ کے حضور جھکے گی اور اس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ ایک بڑا درخت اگائے گا...... اس الہام میں یہ پیشگوئی تھی کہ ایک زمانہ میں احمدیوں کو قادیان سے ایک حد تک ہاتھ دھونا پڑے گا۔ اور ان کے ہاتھ دھونے کے بعد اللہ تعالیٰ ایک نئے مقدس مقام کی بنیاد رکھے گا"۔

اس کے بعد حضرت صاحب نے اس بیت مبارک ربوہ کی تعمیر کے لئے چندہ کی تحریک فرمائی اور اندازہ بیان فرمایا کہ اس کی تعمیر پر 30-35 ہزار خرچ ہوگا۔ جماعتوں میں سے سب سے پہلے لائلپور (حال فیصل آباد) کی جماعت کو نقد چندہ ادا کرنے کی توفیق ملی۔ جماعت لائلپور کی طرف سے 733 روپے آٹھ آنے چندہ پیش کیا گیا۔ ان کے بعد حضرت صاحب نے اپنی طرف سے 21 روپے پیش فرمائے اور 500 کا وعدہ فرمایا۔ اس کے بعد حضرت صاحب نے خاندان حضرت مسیح موعود کے افراد کے چندوں کا اعلان فرمایا اور پھر فرمایا کہ بعض جماعتوں کا نام میں نے ان کی طرف سے از خود لکھ لیا ہے۔ تاکہ ان کو بھی پہلے دن کے چندے کا ثواب پہنچ جائے۔ اس میں یورپ، مشرق و مغربی افریقہ، امریکہ، انڈونیشیا کے علاوہ پاکستان کی جماعتوں میں سے جماعت ہائے مشرقی پاکستان (حال بنگلہ دیش) سندھ اسٹیٹس، کوئٹہ، لاہور، کے علاوہ جماعت شام اور فلسطین بھی شامل تھیں۔

حضرت صاحب کے اعلان کے بعد مختلف جماعتوں نے وعدے لکھوائے اور افراد نے دفتر مال پہنچ کر وعدے لکھوائے اس طرح سے کل ابتدائی وعدے 17 ہزار سے اوپر نکل گئے۔ آخر میں حضرت مصلح موعود نے نماز مغرب وہیں پڑھائی اور پھر دعاؤں کو دوہرایا۔ اس طرح یہ مبارک تقریب اختتام کو پہنچی۔

نقشہ و تعمیر بیت مبارک کا نقشہ مکرم حفیظ الرحمان صاحب واحد ہیڈ ڈرافٹسمین نے تیار کیا۔ اس کی تعمیر حضرت مسیح موعود کے رفیق حضرت قاضی عبدالرحیم صاحب کی نگرانی میں اگست 1951ء میں تکمیل کو پہنچی۔ مینار بعد میں بنے۔ ربوہ میں یہ پہلی مستقل بیت تھی جس کی تعمیر کی توفیق اللہ تعالیٰ نے جماعت کو عطا فرمائی۔ حضرت مصلح موعود نے 23- مارچ 1951ء کو جب کہ بیت مبارک ایک حد تک مکمل ہو چکی تھی اس میں پہلا خطبہ دے کر اس کا افتتاح فرمایا۔ اور خطبہ سے قبل بطور شکرانہ ایک لمبا سجدہ ادا کیا اور حضرت صاحب کی اقتداء میں تمام دوست بھی سجدہ ریز ہو گئے۔

یہ تفاصیل تاریخ احمدیت کی جلد 14 کے صفحات 15 تا 31 سے لی گئیں ہیں۔

بعد ازاں بیت مبارک میں تھوڑی بہت توسیع ہوتی رہی۔ چند سال قبل بڑی توسیع ہوئی ہے جس کے بعد مسقف حصے میں نمایاں اضافہ ہو گیا ہے۔ اور خواتین کے لئے گیلری بنا دی گئی ہے۔ تاہم پرانا حصہ جہاں تھا اسے وہیں پر قائم رکھا گیا ہے۔

☆......☆......☆......☆

عبادت محبت سے کرنی چاہئے

میں دوزخ اور بہشت پر ایمان لاتا ہوں کہ وہ حق ہے اور ان کے عذاب اور اکرام اور لذائذ سب حق ہیں۔ لیکن میں یہ کہتا ہوں کہ انسان خدا کی عبادت دوزخ یا بہشت کے سہارے سے نہ کرے۔ بلکہ محبت ذاتی کے طور پر کرے۔ دوزخ بہشت کا انکار میں کفر سمجھتا ہوں اور اس سے یہ نتیجہ نکالنا حماقت ہے۔ بلکہ میرا مطلب یہ ہے کہ عبادت اللہ تعالیٰ کی محبت ذاتی سے رنگین ہو کر کرے۔ جیسے ماں اپنے بچہ کی پرورش کرتی ہے کیا اس امید پر کہ وہ اسے کھلائے گا۔ نہیں۔ بلکہ وہ جانتی ہی نہیں کہ کیوں اس کی پرورش کر رہی ہے۔ یہاں تک کہ اگر بادشاہ اس کو حکم دیدے کہ اگر بچہ کی پرورش نہ کرے گی اور اس سے یہ بچہ مر بھی جاوے تو تجھ کو کوئی سزا نہ دی جاوے گی۔ بلکہ انعام ملے گا۔ تو وہ اس حکم سے خوش ہوگی؟ یا بادشاہ کو گالیاں دے گی؟ یہ محبت ذاتی ہے۔ اسی طرح خدا تعالیٰ کی عبادت کرنی چاہئے نہ کہ کسی جزا سزا کے سہارے پر۔ محبت ذاتی میں اغراض فوت ہو جاتے ہیں اور خدا تو خدا ہے جو ایسا رحیم و کریم ہے کہ جو اس کا انکار کرتے ہیں۔ ان کو بھی رزق دیتا ہے۔

(ملفوظات جلد 5 ص 107)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

انتصار احمد نذر

انسانی خدمت کا ایک قابل قدر راستہ

خون کا عطیہ دے کر انسانیت کو بچائیں!!

عطیہ خون کے حوالے سے ضروری معلومات اور ربوہ کے بلڈ بینک کی خدمات

دریائے چناب کے پل سے ایک بس جنگلہ توڑتے ہوئے نیچے ریلوے لائن پر جاگری اس حادثے میں دس افراد جاں بحق اور پچاس سے زیادہ زخمی ہوگئے حادثے میں زخمی ہونے والے اکثر لوگوں کو فضل عمر ہسپتال لایا گیا اہل ربوہ کو یہ اندوہناک خبر ملی تو وہ حسب سابق اپنی خدمات بجالانے کے لئے فوراً کمربستہ ہوگئے فضل عمر ہسپتال میں ایمرجنسی کا اعلان کر دیا گیا احمدی نوجوان گاڑیوں' موٹر سائیکلوں پر فوراہی جائے حادثہ پر پہنچ گئے زخمیوں کو ہسپتالوں میں پہنچایا ایسے حادثات کے موقع پر چونکہ زخمیوں کو خون کی فوری ضرورت ہوتی ہے اس لئے بہت سے نوجوان احاطہ بیت المہدی میں واقع بلڈ بینک میں اپنے خون سے مدد دینے کے لئے پہنچ گئے۔ یہ حادثہ 23 جولائی 1994ء کو صبح نو بجے کے قریب ہوا۔ اس حادثے سے دو روز قبل ہی اس بلڈ بینک کا افتتاح ہوا تھا۔ مجھے یہ منظر نہیں بھولتا کہ مرکز عطیہ خون میں نوجوانوں کا اس قدر رش تھا کہ ہر ایک کی خواہش تھی کہ پہلے میری باری آئے مرکز عطیہ خون (Blood Bank) میں چونکہ ایک وقت میں زیادہ سے زیادہ دو خدام کو ہی Bleed کیا جاسکتا تھا اس لئے بیت المہدی میں بنچوں اور صفوں پر لٹا کر نوجوانوں سے خون لیا جاتا رہا خدا کے گھر میں اس کے بندوں کی زندگیاں بچانے کے لئے اپنے خون جگر پیش کر دینے کی یہ انوکھی مثال تھی۔

بہرحال خدا نے فضل فرمایا معمولی زخمیوں کو تو فوراہی طبی امداد دے کر فارغ کر دیا گیا جبکہ شدید زخمی کچھ دن مزید فضل عمر ہسپتال میں رہے جن زخمیوں کے اپریشن ہوئے یا زیادہ خون ضائع ہونے کی وجہ سے انہیں خون کی بوتلیں (Blood Bags) لگانی پڑیں انہیں بروقت خون مل گیا اس بدقسمت بس کے مسافر کون تھے کہاں سے آئے تھے یہ جانے بغیر نوجوانوں کا ایک ہی جذبہ تھا کہ کسی طرح سے جانوں کا ضیاع نہ ہو اور لوگوں کے دکھ دور ہوں۔

یہ صرف ایک حادثے کے موقع پر احمدی نوجوانوں کا جذبہ تھا ورنہ وہ ہر موقع پر بنی نوع انسان کے دکھ دور کرنے کی خاطر اپنے خون کے عطیات پیش کرنے اور ہر طرح سے خدمات بجا لانے کے لئے تیار رہتے ہیں اور اس حوالے سے انہوں نے حیرت انگیز مثالیں قائم کی ہیں۔

خدا کی لازوال نعمت ہماری رگوں میں دوڑنے والا خون خدا کی لازوال نعمتوں میں سے ایک نعمت ہے اس سے ہماری زندگی قائم ہے جس طرح کسی نعمت کے چھن جانے پر اس کی حقیقی قدروقیمت کا اندازہ ہوتا ہے اسی طرح جسم میں خون کی کمی خواہ وہ کسی حادثے میں خون ضائع ہونے سے ہو یا کسی اور وجہ سے اور انسان موت کے قریب تر ہو جائے تب اس کی قدروقیمت کا پتہ چلتا ہے اس وقت لاکھوں دے کر بھی انسان کو مطلوبہ خون حاصل کرنا پڑے وہ اس کی سرتوڑ کوشش کرتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے انسان کو ایک دوسرے کا محتاج بنایا ہے اور مشکل وقتوں میں ایک انسان ہی دوسرے انسان کے کام آتا ہے موجودہ دور میں جو جدید طرز علاج رائج ہے اس میں ایک انسان کا خون دوسرے انسان کو لگایا جاسکتا ہے۔ اس غرض کے لئے خون کو گروپس میں تقسیم کیا گیا ہے جن کے گروپس آپس میں ملتے ہوں وہی ایک دوسرے کو خون دے سکتے ہیں۔

خون دینے کا طریق کار کیا ہے؟ خون دینے کا طریق کار کیا ہے اور عام طور پر کن کن صورتوں میں خون کی ضرورت پیش آتی ہے اس بارہ میں مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان کے تحت قائم کردہ کمیٹی مرکز عطیہ خون کے صدر مکرم ڈاکٹر محمد احمد صاحب اشرف سے میں نے گفتگو کی ان سے پوچھا کہ عام طور پر کن صورتوں میں مریض کو خون کی ضرورت پیش آتی ہے ڈاکٹر صاحب نے بتایا کہ یکدم بہت سا خون بہہ جائے مثلاً حادثات میں یا کسی اور بیماری کی وجہ سے اسی طرح میجر آپریشنز کے موقع پر مثلاً پیٹ' دل گردے' اور ٹانگ کی ہڈی کے آپریشنز وغیرہ ان مواقع پر خون کی ضرورت پیش آجاتی ہے کیونکہ آپریشن کے دوران بہت سا خون ضائع ہوسکتا ہے پھر بعض مرتبہ مریض کا آپریشن صرف اس وجہ سے نہیں کیا جاسکتا کہ وہ خون کی کمی کا شکار ہے اس صورت میں پہلے خون کی کمی پوری کی جاتی ہے اسی طرح بعض خطرناک اور مہلک بیماریاں ایسی ہیں جن میں مریض کو مسلسل خون کی ضرورت پیش آتی ہے مثلاً ہیموفیلیا' تھیلیسیمیا بلڈ کینسر اور اے پلاسٹک انیمیا وغیرہ اسی طرح اگر کوئی بہت زیادہ جل جائے تو اس صورت میں بھی خون کی کمی واقع ہو جاتی ہے اور خون دینا پڑتا ہے۔

خون کے حصول اور اس کے محفوظ کرنے کا کیا طریقہ ہے؟ ڈاکٹر صاحب نے بتایا کہ عام طور پر جسے ہم خون کی بوتل کہتے ہیں وہ شیشے کی بوتل نہیں بلکہ پلاسٹک کا ایک Bag ہوتا ہے جس میں Donor سے خون لیا جاتا ہے۔ اس بلڈ بیگ کے اندر ایک خاص لیکوڈ (Liquid) پہلے سے موجود ہوتا ہے جو خون کو منجمد نہیں ہونے دیتا خون کو محفوظ رکھنے کا طریق کار یہ ہے کہ اسے 2 سے 6 ڈگری سنٹی گریڈ کے درمیان بلڈ بینک ریفریجریٹر میں رکھا جاتا ہے اور عموماً 28 سے 35 دن تک یہ قابل استعمال رہ سکتا ہے عام طور پر ایک بلڈ بیگ میں 450 سی سی خون لیا جاتا ہے خون حاصل کرنے کے بعد خصوصاً گرم موسم میں یہ احتیاط ضروری ہے کہ اسے کم سے کم وقت بلڈ بینک کے ریفریجریٹر سے باہر رکھا جائے نیز عین ضرورت کے وقت حاصل کر کے صحیح ہاتھوں میں پہنچایا جائے اگر کسی وجہ سے خون استعمال نہ ہو تو پھر فوری طور پر بحفاظت بلڈ بینک واپس پہنچایا جائے تاکہ وہ ضائع نہ ہو اور کسی دوسرے کی زندگی بچانے کے کام آسکے۔

مریض کو خون دینے سے قبل کون سی احتیاطیں ضروری ہیں ڈاکٹر صاحب نے بتایا کہ سب سے پہلے مریض اور ڈونر دونوں کے گروپس کنفرم کئے جاتے ہیں پھر کراس میچ کیا جاتا ہے یعنی مریض اور ڈونر دونوں کے خون کے نمونوں کو ملا کر دیکھا جاتا ہے کہ کہیں کوئی Re-action تو پیدا نہیں ہوا نیز لیبارٹری ٹیسٹ کے ذریعے یہ بھی تسلی کر لی جاتی ہے کہ ڈونر کسی موذی بیماری مثلاً ہیپاٹائٹس بی وغیرہ کے جراثیم تو نہیں رکھتا اگر کوئی مریض یا اس کے لواحقین درخواست کریں تو Aids test کا بھی انتظام ہے ڈاکٹر صاحب نے بتایا کہ وہ مریض جنہیں یرقان ہوا ہو یا کسی اور موذی بیماری میں مبتلا ہوں یا ٹی بی ہوا نہیں خون دینے سے پرہیز کرنا چاہئے۔

حفاظتی ٹیکے لگوانے کے فوراً بعد بھی خون نہیں دینا چاہئے مثلاً ہیضہ' ٹائیفائیڈ اور تشنج کے ٹیکے لگوانے کے کم از کم دو روز بعد اور Yellow Fever کا ٹیکہ لگوانے کے دو ہفتے بعد خون دیا جاسکتا ہے۔

کیا خون دینے سے جسم میں کمزوری ہو جاتی ہے؟ یہ درست نہیں ایک صحت مند نوجوان تو ایک وقت میں دو بوتلیں خون بھی دے سکتا ہے اس سے صحت پر کوئی برا اثر نہیں پڑتا بلکہ قدرت نے یہ انتظام کر رکھا ہے کہ جسم سے خون نکلتے ہی خون کے پیدا ہونے کا عمل تیز تر ہو جاتا ہے نیز اس وجہ سے بھی خون دینے سے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ ہمارے جسم میں موجود خون کے ذرات کی عمر زیادہ سے زیادہ ایک سو بیس دن ہوتی ہے ان کی جگہ نئے ذرات بنتے رہتے ہیں اگر کوئی شخص اپنا خون کسی دوسرے کو دیتا ہے تو گویا خون کے وہ ذرات جو مرنے والے تھے کسی اور کے اندر نئی زندگی پھونکنے کا سبب بن جاتے ہیں اس لئے طبی لحاظ سے خون دینے سے انسان کی صحت پر کوئی منفی اثر نہیں پڑتا۔ صحت مند نوجوان تو کم از کم تین مہینے کے بعد خون دے سکتے ہیں۔

کیا خواتین بھی خون کا عطیہ دے سکتی ہیں؟ جی کیوں نہیں عام حالات میں خواتین بھی مردوں کی طرح خون دے سکتی ہیں فضل عمر ہسپتال کی بہت سی نرسز نے کئی مرتبہ ضرورت پڑنے پر خون دیا ہے اسی طرح بعض اور خواتین نے بھی خون دینے کے لئے ہسپتال میں اپنے نام لکھوا رکھے ہیں طبی طور پر ان کے خون دینے کی کوئی ممانعت نہیں۔

بلڈ بینک کے قیام کے مختلف مراحل خدا کے فضل سے ربوہ کے خدام کی عطیہ خون کے حوالے سے خدمات کا ریکارڈ بہت شاندار ہے اگرچہ یہ کام بہت پہلے سے جاری تھا جنہیں خون کی ضرورت پڑتی تھی وہ انفرادی طور پر لوگوں سے مل کر خون کے حصول کا انتظام خود کرتے تھے تاہم اپریل 1979ء میں اس سلسلے میں یہ پیش رفت ہوئی کہ شعبہ خدمت خلق مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ کے تعاون سے فضل عمر ہسپتال میں بلڈ بینک قائم ہوا اور ہسپتال کے چیف میڈیکل آفیسر مکرم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب کی طرف سے 23۔اپریل 1979ء کے الفضل میں یہ اعلان شائع ہوا کہ فضل عمر ہسپتال میں مجلس خدام الاحمدیہ کے تعاون سے بلڈ بینک قائم ہوا ہے اس بلڈ بینک میں اولین خون دینے والے 16 احباب کے نام بھی دعا کی غرض سے شائع کئے گئے ان میں مکرم ہدایت اللہ صاحب ہیوبش (جرمنی) اور مکرم محمود احمد صاحب شاہد (جو اس وقت مہتمم مقامی ربوہ تھے) بھی شامل تھے۔ اس کے بعد اس کام میں کچھ تعطل آگیا لیکن پھر پنجاب میڈیکل کالج فیصل آباد میں زیر تعلیم احمدی طلباء کی خصوصی کوششوں سے 17۔اگست 1988ء کو فضل عمر ہسپتال میں باقاعدہ بلڈ بینک کا قیام عمل میں آیا اس سے پہلے ان احمدی طلباء نے ربوہ میں پانچ مقامات پر بلڈ گروپنگ کر کے ہر گروپ کے حامل خدام کی الگ الگ فہرستیں مع ایڈریسز بنائیں ربوہ میں رہائش رکھنے والے P.M.C کے احمدی طلباء ڈاکٹر سلطان احمد صاحب مبشر' ڈاکٹر مہدی علی صاحب' ڈاکٹر احمد صاحب محمود قریشی' ڈاکٹر مرزا انس احمد صاحب' ڈاکٹر محمود احمد صاحب ساجد' ڈاکٹر شمس الاسلام صاحب اور ڈاکٹر خالد احمد صاحب نے بلڈ گروپنگ اور پھر بلڈ بینک کے قیام میں اہم کردار ادا کیا۔ بلڈ بینک کے لئے فریزر مکرم چوہدری منیر نواز صاحب نے عطیہ دیا اور یونیورسل سٹیبلائزر بنانے والوں سے اس کے Thermostate میں تبدیلی کروائی گئی تاکہ اس کا درجہ حرارت 2 ڈگری سنٹی گریڈ سے کم نہ ہو اور 6 ڈگری سنٹی گریڈ سے بڑھنے نہ پائے عام طور پر خون کو محفوظ رکھنے کے لئے جو خصوصی فریج بنائے جاتے ہیں ان کی قیمت بہت زیادہ ہوتی ہے اس لئے فریزر میں تبدیلی کروا کر اسے خون محفوظ رکھنے کے لئے تیار کیا گیا۔

محنتی اور مخلص ورکرز خدا کے فضل سے بلڈ بینک کو ہمیشہ ایسے مخلص اور محنتی خدام ورکرز میسر رہے ہیں جو اپنے آرام اور ہر مصروفیت کو قربان کر کے بنی نوع انسان کی خدمت کے اس مشن میں مصروف عمل رہتے ہیں۔

خدا رسیدہ انسان خالصۃً للہ نیکی کرتا ہے

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ احسان کے درجہ سے بھی آگے بڑھو اور ایتاءِ ذی القربیٰ کے مرتبہ تک ترقی کرو۔ اور خلق اللہ سے بغیر کسی اجر یا نفع وخدمت کے خیال کے طبعی اور فطری جوش سے نیکی کرو۔ تمہاری خلق اللہ سے ایسی نیکی ہو کہ اس میں تصنع اور بناوٹ ہرگز نہ ہو (-) خدا رسیدہ اور اعلیٰ ترقیات پر پہنچے ہوئے انسان کا یہ قاعدہ ہے کہ اس کی نیکی خالصۃً للہ ہوتی ہے۔ اور اس کے دل میں خیال بھی نہیں ہوتا کہ اس کے واسطے دعا کی جاوے یا اس کا شکریہ ادا کیا جائے۔ نیکی محض اس جوش کے تقاضے سے کرتا ہے جو ہمدردی بنی نوع انسان کے واسطے اس کے دل میں رکھا گیا ہے۔ (ملفوظات جلد پنجم صفحہ 664)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مکرم انوار احمد خان صاحب بطور ایڈیشنل ناظم خدمت خلق خدام الاحمدیہ مقامی گزشتہ گیارہ سال سے بلڈ بینک سے منسلک ہیں ان کے ساتھ خصوصی خدمت کرنے والوں کی ایک ٹیم ہے جو ہماری دعاؤں کی مستحق ہے۔

مرکز عطیہ خون کا افتتاح جوں جوں بلڈ بینک کا کام بڑھتا گیا ضروریات بھی زیادہ ہوتی گئیں اور اسے زیادہ منظم کرنے کی ضرورت پیش آئی چنانچہ مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان کے زیر انتظام ایک الگ بلڈ بینک قائم کیا گیا جس کا افتتاح 21 جولائی 1994ء کو شام ساڑھے چھ بجے مکرم و محترم چوہدری حمید اللہ صاحب وکیل اعلیٰ تحریک جدید نے کیا افتتاحی تقریب کے بعد مکرم ڈاکٹر محمد احمد صاحب اشرف (جو اس وقت مہتمم خدمت خلق تھے) اور خاکسار نے خون دیا اس طرح بلڈ بینک نے باقاعدہ کام شروع کر دیا۔ اس کے قیام پر حضرت صاحب کی طرف سے خوشنودی کا خط موصول ہوا۔

اس بلڈ بینک میں بلڈ ٹرانسفیوژن آفیسر کے طور پر پہلے مکرم ڈاکٹر گلزار احمد صاحب اور اس وقت مکرم ڈاکٹر سمیع الاحمد صاحب خدمات سر انجام دے رہے ہیں۔

یہاں یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ مرکز عطیہ خون کی طرف سے خون دینے کے بعد ہر ڈونر کے لئے ریفرشمنٹ کا انتظام کیا جاتا ہے بعض اوقات ضرورت مند مریض کے رشتہ دار بھی خوشی سے خون دینے والے کی تواضع کرتے ہیں۔

بلڈ بینک کے قواعد وضوابط بلڈ بینک Exchange کی بنیاد پر کام کرتا ہے یعنی خون کے کسی بھی گروپ کی ایک بوتل لے کر مطلوبہ خون کا گروپ مہیا کر دیا جاتا ہے یہ اصول عام حالات میں ہے ورنہ کسی بھی ایمرجنسی کی صورت میں فوری طور پر خون کی جتنی بھی بوتلیں درکار ہوں فراہم کر دی جاتی ہیں۔

اس بلڈ بینک کا اعزاز اس بلڈ بینک کو یہ بھی اعزاز حاصل ہے کہ ہمیشہ مریضوں کو صحت مند نوجوانوں کا تازہ خون فراہم کیا جاتا ہے اگرچہ خون 28 سے 35 دن تک مخصوص فریج میں محفوظ رہ سکتا ہے تاہم غیر ضروری طور پر کسی خادم کو Bleed نہیں کیا جاتا جسے خون فراہم کیا جائے اس کے عزیزوں سے فوری طور پر Exchange نہیں لی جاتی بلکہ بعد میں حسب ضرورت بلایا جاتا ہے یہ سہولت خاص طور پر ربوہ میں میسر ہے ورنہ باہر کے شہروں میں خون ملے بھی تو اس بات کی کوئی تسلی اور ضمانت نہیں ہوتی کہ نشئی اور پیشہ ور خون دینے والوں کا خون تو نہیں نیز خون کی خرید و فروخت کا مذموم کاروبار بھی باہر کے شہروں میں خوب چلتا ہے۔

یہ ہماری تنظیم کی برکت ہے کہ ہمیشہ حسب ضرورت خون میسر آگیا ربوہ سے باہر کی بلڈ ڈونرز سوسائٹیوں کو جب ربوہ کے بلڈ بینک اور اس کے کام سے تعارف حاصل ہوتا ہے تو وہ باقاعدہ ڈونرز کی تعداد اور ایمرجنسی میں خون کے حصول کے انتظام پر حیرت کا اظہار ضرور کرتے ہیں جہاں تک انسانی کوششیں ساتھ دیتی ہیں خون کی فراہمی میں خدا کے فضل سے کبھی تعطل نہیں آیا اور ایسے واقعات محض ایک دو نہیں بلکہ بیسیوں ہیں کہ محض بروقت خون کی فراہمی نئی زندگی دینے کا سبب بن گئی۔

معجزانہ شفایابی کے واقعات مکرم سید قمر سلیمان احمد صاحب کے ایک حادثے کے نتیجے زخمی ہونے کا واقعہ احباب جماعت کو یاد ہوگا جب رات ایک بجے کے قریب انہیں شدید زخمی حالت میں فضل عمر ہسپتال لایا گیا اور چونکہ خون مسلسل ضائع ہو رہا تھا اس لئے او نیگیٹو O-Negative خون کی فوری ضرورت تھی خدام الاحمدیہ کے ورکرز کی رات بھر کی کوششوں سے خدا کے فضل سے خون کا انتظام ہو گیا چنانچہ اس رات اور پھر صبح انہیں پندرہ بوتلیں خون دیا گیا۔ جب ایک ہفتہ بعد اسلام آباد میں ان کا ایک اور اپریشن ہوا تو پھر تین بوتلیں خون دیا گیا۔ مکرم سید قمر سلیمان احمد صاحب نے بتایا کہ اسلام آباد کے ڈاکٹروں نے ایک ہی رات میں او نیگیٹو کی پندرہ بوتلوں کے مہیا ہو جانے پر حیرت کا اظہار کیا۔ لیکن اگر وہ ڈاکٹر ہماری تنظیم کو جانتے تو شائد انہیں حیرت کے اظہار کی ضرورت پیش نہ آتی۔

مکرم سید قمر سلیمان احمد صاحب سے اس حوالے سے جب گفتگو ہوئی تو انہوں نے خدام کے لئے دلی جذبات تشکر کا اظہار فرمایا نیز یہ بھی فرمایا کہ خون کی بروقت فراہمی اور مناسب علاج سے ان کی صحت بحال ہو گئی الحمد للہ علیٰ ذالک۔

خون کی فراہمی کے اس انتظام سے صرف احمدی ہی فیض یاب نہیں ہوئے بلکہ غیر احمدیوں کو بھی اس بلڈ بینک سے ہر ممکن مدد ملتی رہی۔ فضل عمر ہسپتال کی ماہر گائناکالوجسٹ اور گائنی کے شعبہ کی سربراہ مکرمہ ڈاکٹر نصرت جہاں صاحبہ کی زبانی ایک غیر احمدی عورت کی شفایابی کا واقعہ سنئے۔

ڈاکٹر صاحبہ نے بتایا کہ گزشتہ سال رمضان میں رات ساڑھے بارہ بجے ہسپتال میں احمد نگر کی رہنے والی 21 سالہ مریضہ لائی گئی جس کی حالت سخت تشویشناک تھی اس کے بچے کی پیدائش ایک گھنٹہ قبل دائی کے پاس ہوئی تھی اور آنول نکالنے کی کوشش میں دائی نے مریضہ کی بچہ دانی کو الٹ دیا تھا اس میں خون کی شدید کمی تھی بلڈ پریشر اور نبض نہ ہونے کے برابر تھی ظاہری طور پر زندگی کی کوئی رمق باقی نہیں تھی ڈاکٹر صاحبہ نے بتایا کہ میں نے آخری کوشش کے طور پر اس کے فوری آپریشن کا فیصلہ کیا اور رات ایک بجے کے قریب انوار صاحب کو گھر فون کیا وہ فوری طور پر آگئے اور رات بھر اسے مسلسل خون لگتا رہا۔ ساری رات جس مریضہ کی زندگی بچانے کی خاطر ڈاکٹر صاحبہ ان کا عملہ اور بلڈ بینک کے رضاکار سرتوڑ کوشش کرتے رہے ڈاکٹر صاحبہ نے بتایا کہ اگلی شام کو میں جب راؤنڈ کرنے گئی تو یہ دیکھ کر میری خوشی کی کوئی انتہا نہ رہی کہ وہ مریضہ بیٹھی کیک کھا رہی تھی پانچویں روز بخیریت وہ خود چل کر اپنے گھر چلی گئی یہ محض خدا کا فضل تھا جس کی وجہ سے اس کے لئے خون کا انتظام ہو گیا اور اس کی زندگی بچ گئی۔

مکرمہ ڈاکٹر نصرت جہاں صاحبہ نے بلڈ بینک کی خدمات کے حوالے سے جذبات تشکر کا اظہار کیا ہے اور یہ کہا کہ خدا کے فضل سے ہمیں جب بھی اپنے مریضوں کے سلسلے میں خون کی ضرورت پیش آئی اس کا انتظام ہو گیا۔

خون کے امراض کا شکار مریضوں کے لئے خون کی فراہمی خون کی فراہمی کا انتظام تمام حالات میں جاری رہتا ہے بعض ایسے مریض بھی ہیں جو خون کے مختلف جان لیوا امراض کا شکار ہوتے ہیں ان کو بھی بلڈ بینک سے مسلسل خون دیا جاتا ہے خدا کے فضل سے خدام الاحمدیہ ان مریضوں کے لئے خون کی مسلسل فراہمی کے انتظام کو باحسن انجام دے رہی ہے۔ مثلاً ایک بچہ لقمان جس کی عمر اس وقت سات سال ہے چار ماہ کی عمر سے خون کی ایک بیماری تھیلیسیما میں مبتلا ہے اسے گزشتہ سات سالوں سے ہر پندرہ روز یا ایک ماہ بعد O-VE خون دیا جاتا ہے۔ اس طرح ایک اور بچے شاہ جہاں آف مولا کو بھی مسلسل خون دیا جاتا ہے۔

مکرم عبد الوحید صاحب مربی سلسلہ 1991ء میں اے پلاسٹک اینیمیا کی مہلک بیماری میں مبتلا ہوئے انہیں بھی شروع شروع میں ایک ماہ بعد اور پھر پندرہ روز یا ایک ہفتہ بعد خون کی ضرورت پیش آتی تھی خدا کے فضل سے انہیں خون کی فراہمی میں کبھی تعطل نہیں آیا۔ اور ان کے والدین یا عزیزوں کو کبھی اس سلسلے میں پریشانی کا سامنا نہیں کرنا پڑا اگرچہ خدائی تقدیر غالب آئی اور ہمیں اس کے آگے سر تسلیم خم کرنا پڑا تاہم انسانی کوششوں کے تحت انہیں 47 بوتلیں خون دیا گیا۔

چند اعداد و شمار ربوہ میں اس وقت 2732 خدام کے کوائف باقاعدہ رجسٹر میں محفوظ ہیں ان میں سے 221 خدام خون کے چار نیگیٹو گروپس کے حامل ہیں چونکہ Negative گروپس عام طور پر نایاب ہوتے ہیں اس لئے ان گروپس کے حامل ڈونرز سے درخواست کی جاتی ہے کہ وہ ہر وقت اپنے آپ کو تیار رکھیں اور جب بھی ضرورت پڑے اپنا خون پیش کریں۔

صف اول کے ڈونرز اس سے پہلے ذکر ہو چکا ہے کہ خون دینے سے صحت پر کوئی ناخوشگوار اثر نہیں پڑتا اس کا ثبوت یہ ہے کہ اس وقت ربوہ میں ایک درجن سے زائد ایسے ڈونرز ہیں جو پندرہ سے زائد مرتبہ خون دے چکے ہیں۔ مکرم سید طاہر احمد صاحب ناظر تعلیم صدر انجمن احمدیہ بلڈ بینک کے ریگولر ڈونرز میں شامل ہیں وہ اب تک بیس بوتلیں خون دے چکے ہیں اور اب بھی ہمہ وقت اس کے لئے تیار ہیں۔ بعض خدام پندرہ سے بیس مرتبہ خون دینے والوں میں شامل ہیں اور قابل ستائش ہیں۔

قابل ستائش مساعی ہمارے بلڈ بینک کی مساعی اس حوالے سے قابل ستائش ہے کہ خدا کے فضل سے اپنے قیام سے اب تک مرکز عطیہ خون کے ذریعے کل 1891 افراد کی خون کی ضروریات پوری کی گئیں خون کا عطیہ لینے والوں میں 791۔ افراد غیر از جماعت تھے۔ بعض نادار مریضان بلڈ بیگز خریدنے کی بھی استطاعت نہیں رکھتے چنانچہ 52۔ افراد کو بلڈ بیگز فری فراہم کئے گئے ربوہ کے بعض نوجوانوں کو خون دینے کے لئے بیرونی ہسپتالوں میں بھجوانا پڑا چنانچہ 260 خدام نے باہر جا کر خون کے عطیات دیئے۔

مرکز عطیہ خون احاطہ بیت المہدی میں قائم ہوا تھا مگر بیت المہدی کی توسیع اور تزئین کے وقت اسے یہاں سے شفٹ کرنا پڑا چنانچہ اب یہ گولبازار میں فضل عمر ہسپتال کے قریب کرائے کی ایک عمارت میں قائم ہے۔

میں نے مکرم انوار احمد خان صاحب ایڈیشنل ناظم خدمت خلق سے پوچھا کہ آپ کو بلڈ بینک کے کام میں کوئی خاص مشکلات تو پیش نہیں آتیں تو انہوں نے بتایا کہ ہمیں عام طور پر خدام سے بہت اچھا تعاون ملتا ہے اس حوالے سے انہوں نے خصوصی طور پر تمام ڈونرز اور بلڈ بینک کے ورکرز اور کارکنان کا شکریہ ادا کیا ہے لیکن ایک بات کا ذکر کیا کہ بعض دفعہ بچے خون دینا چاہتے ہیں لیکن والدین انہیں روک دیتے ہیں یا طرح طرح کے اندیشے ظاہر کرتے ہیں حالانکہ والدین کو تو اس کار خیر میں حصہ لینے کے لئے بچوں کو ابھارنا چاہئے اس حوالے سے یہ بتاتا چلوں کہ جن لوگوں کو ان کی مشکل میں خون ملتا ہے تو وہ پھر ممنونیت کے جذبات رکھتے ہیں ایک ایسے ہی خادم جس کے والد صاحب کو ان کی آخری بیماری میں 34 مرتبہ خون دیا گیا اس سے میں نے اس کے جذبات پوچھے تو اس نے بتایا کہ جب تک ہمارے اوپر یہ وقت نہیں آیا تھا ہم کنی کتراتے تھے اور کوشش کرتے تھے کہ خون دینے کی نوبت ہی پیش نہ آئے لیکن اب یہ جذبات ہیں کہ ہر وقت خون دینے کے لئے تیار بیٹھے ہیں اگر ہمارا خون کسی کے کام آسکے تو اس سے بڑی کیا سعادت ہوگی۔

ضرورت مند مریضوں کے لواحقین سے درخواست بلڈ بینک کی طرف سے یہ درخواست کی گئی ہے کہ خون کی ضرورت پیش آنے پر فوری طور پر مرکز عطیہ خون کو آگاہ کر دیا کریں سب سے پہلے خود اپنے رشتہ داروں اور عزیزوں کو خون دینے پر آمادہ کریں خون چونکہ کسی فیکٹری یا کمپنی میں تیار نہیں ہوتا اور کسی نہ کسی شخص کو ہی اپنا خون دینا ہوتا ہے اس لئے اس پہلو سے سب سے پہلا فرض قریبی عزیزوں اور رشتہ داروں کا ہے۔

بلڈ بینک کا فون نمبر بلڈ بینک کا فون نمبر 212312 ہے خدانخواستہ جب بھی اس سلسلے میں کوئی ایمرجنسی پیش آئے تو اس نمبر پر رابطہ قائم کریں۔

آزمائش شرط ہے نوجوانوں سے خصوصاً یہ درخواست کی جاتی ہے کہ وہ ہر وقت خون دینے کے لئے اپنے آپ کو تیار رکھیں 18 سال سے 50 سال کی عمر تک صحت کی حالت میں بآسانی خون دیا جا سکتا ہے آپ بھی اپنے خون سے دوسروں کو زندگی بخش کر نئی زندگی کا لطف اٹھائیں انسانیت کی خدمت اور اس سے دکھ دور کرنے سے بڑھ کر اور کوئی لطف نہیں آپ کا دیا ہوا خون رائیگاں نہیں جائے گا یہ آپ کے لئے اللہ کی طرف سے رحمت بن کر برسے گا۔ زندگی کے اس تجربے سے ضرور گزریں آپ کو سکون ملے گا۔

آزمائش شرط ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

سانحہ ارتحال

○ مکرم مرزا ممتاز احمد صاحب کارکن تحریک جدید لکھتے ہیں۔

خاکسار کے داماد عزیزم ناصر احمد ابن مکرم عبدالسلام صاحب ٹیلر ماسٹر ماڈرن ٹیلرز گولبازار ربوہ ایک حادثہ میں وفات پا گئے ہیں۔ عزیز اپنے مفوضہ فرائض کے سلسلہ میں پشاور گئے ہوئے تھے۔ مورخہ 98-6-26 کو واپس راولپنڈی آتے ہوئے واہ کینٹ کے قریب ان کی موٹر کو حادثہ پیش آیا اور سر میں چوٹ لگنے کی وجہ سے بے ہوش ہو گئے۔ فوری طور پر C.M.H واہ میں طبی امداد ملنے کے باوجود خدا تعالیٰ کی تقدیر پوری ہوئی اور 31 سال کی عمر میں اپنے مولیٰ کے حضور حاضر ہو گئے۔ اسی رات ڈیڑھ بجے کے قریب مکرم امیر صاحب جماعت راولپنڈی نے نماز جنازہ پڑھائی اور تدفین کے لئے میت ربوہ لائی گئی۔ مورخہ 98-6-27 بعد نماز عصر بیت المہدی میں مولانا منیر الدین احمد صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی اور قبرستان عام میں قبر تیار ہونے پر مکرم چوہدری حمید اللہ صاحب وکیل اعلیٰ تحریک جدید نے دعا کروائی۔

عزیزم ناصر احمد اور میری بیٹی کی شادی گذشتہ سال 14 فروری کو ہوئی تھی اور ان کو اللہ تعالیٰ نے 21۔ مارچ 98ء کو ایک بیٹے سے نوازا۔

عزیزم نہایت شریف النفس۔ محبت و اخلاص میں معمور اور دیگر بہت ساری خوبیوں کے مالک تھے۔ احباب کرام دعا کریں اللہ تعالیٰ عزیزم ناصر احمد سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور درجات بلند فرمائے۔ اس کی بیوی اور بچے کا حامی و ناصر ہو اور خود ہی ان کا کفیل ہو نیز جملہ عزیزان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

○ مکرم عبدالعزیز بھٹی صاحب سابق باغبان ناصر آباد اسٹیٹس سندھ حال دارالنصر غربی (ب) ربوہ کی والدہ مکرمہ شاہ عالم بی بی صاحبہ زوجہ مکرم شہاب الدین صاحب بھٹی سابقہ سکنہ چار کوٹ راجوری جموں و کشمیر حال بشیر آباد اسٹیٹ سندھ بعمر تقریباً 100 سال 3 جولائی 1998ء بروز جمعہ صبح تین بجے اپنے مولیٰ حقیقی سے جا ملیں۔ ان کا جسد خاکی ربوہ لایا گیا۔ 4 جولائی 1998ء بعد نماز عصر بیت المبارک ربوہ میں نماز جنازہ مکرم چوہدری مبارک مصلح الدین احمد نے پڑھائی۔ اور بعد از تدفین دعا مکرم بشیر احمد قمر صاحب مربی سلسلہ نے کروائی۔ موصوفہ مکرم حافظ عبدالرحمان بھٹی صاحب مربی سلسلہ اور محمد داؤد بھٹی صاحب مربی سلسلہ اور حافظ عبدالحی بھٹی متخصص ادب عربی اور عبدالباسط صاحب بھٹی حال جرمنی کی دادی تھیں۔ احباب جماعت سے ان کی بلندی درجات کے لئے درخواست دعا ہے۔

○ مکرم انیسہ راشد صاحبہ زوجہ چوہدری محمد اسلم راشد سکنہ گلشن حدید کراچی اچانک حرکت قلب بند ہو جانے کی وجہ سے کراچی میں مورخہ 98-7-5 بروز اتوار صبح ساڑھے پانچ بجے وفات پا گئیں ان کا جنازہ بذریعہ جہاز لاہور اور پھر لاہور سے بذریعہ ایمبولینس ربوہ دارالضیافت میں لایا گیا۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے موصیہ تھیں۔ 98-7-6 کو صبح ساڑھے نو بجے احاطہ دفاتر صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں مکرم حافظ مظفر احمد صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی بعد میں بہشتی مقبرہ ربوہ تدفین عمل میں آئی۔ موصوفہ کو اللہ تعالیٰ نے دعوت الی اللہ اور غریبوں کی ہمدردی کا خاص جذبہ عطا فرمایا تھا۔ قبر تیار ہونے پر مکرم مولانا محمد سعید انصاری نے دعا کروائی۔ موصوفہ نے اپنے پسماندگان میں تین بیٹے اور ایک بیٹی یادگار چھوڑے ہیں۔ اللہ تعالیٰ موصوفہ کے درجات بلند فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل سے نوازے۔

○ جیسا کہ احباب کو علم ہے کہ عزیز محمد جری اللہ خان بعمر 5 سال ابن مکرم مظفر احمد درانی صاحب مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ (کسومو) کینیا 21۔ جون بروز اتوار 1998ء کینیا کی جھیل میں ڈوبنے کی وجہ سے وفات پا گیا تھا۔ بچے کی نعش 28۔ جون بروز اتوار جھیل میں ڈوبنے کے آٹھویں روز ملی ہے اور خدا تعالیٰ کے فضل سے نعش بالکل محفوظ تھی۔ اس کی تدفین 30۔ جون بروز منگل 1998ء (نیروبی) کینیا میں ہو گئی ہے۔

بچہ مکرم محمد شریف درانی (معلم وقف جدید) دارالعلوم شرقی ربوہ کا پوتا اور مکرم بشیر احمد صاحب (قالین ساز) ڈیرانوالہ ضلع نارووال کا نواسہ تھا۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔

نکاح

○ عزیزہ فرخندہ جبیں صاحبہ بنت مکرم ہمایوں اقبال اختر صاحب دارالنصر غربی ربوہ کا نکاح بہمراہ عزیز مکرم محمد اعظم بھٹی صاحب ابن مکرم عبدالحفیظ بھٹی صاحب حال مقیم بیلجیئم بعوض حق مہر 80000 (اسی ہزار) بیلجیئم فرانک مورخہ 27۔ جون 1998ء کو بیت المبارک میں محترم شیخ محمد نعیم صاحب انچارج شعبہ رشتہ ناطہ نے بعد نماز عصر پڑھا۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے۔

ولادت

○ مکرم وسیم احمد صاحب ظفر مربی انچارج برازیل کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ 7۔ مئی 1998ء کو بیٹی سے نوازا ہے۔ حضرت صاحب نے ازراہ شفقت بچی کا نام "ناعمہ وسیم" عطا فرمایا ہے۔ بچی وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔

بچی مکرم میاں فضل محمد صاحب ہرسیاں والے رفیق حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی بیٹی مکرمہ صادقہ بیگم اور مکرم مولوی محمد شریف صاحب سابق اکاؤنٹنٹ جامعہ احمدیہ سال نیو یارک کی پوتی ہے اور مکرم سمیع اللہ ریاض صاحب کی نواسی ہے۔ احباب جماعت سے بچی کے خادمہ دین ہونے کے لئے درخواست دعا ہے۔

adcom 449/96

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں قومی اخبارات سے

11-جولائی غروب آفتاب 7-19
12-جولائی طلوع آفتاب 5-09

عالمی خبریں

نائیجیریا میں حزب اختلاف کے لیڈر مشہود ابیولا کے انتقال کے بعد ہنگامے جاری ہیں۔ ہلاک ہونے والوں کی تعداد 24 ہو گئی ہے۔ مشہود ابیولا کے پوسٹ مارٹم کے لئے برطانیہ اور شمالی امریکہ سے ڈاکٹر نائیجیریا پہنچ گئے ہیں۔

الجیریا کے دارالحکومت میں بم دھماکہ کے نتیجہ میں 7-افراد ہلاک اور 24 زخمی ہو گئے ہیں۔

امریکی صدر بل کلنٹن نے کہا ہے کہ نائیجیریا کے اپوزیشن لیڈر ابیولا کی موت کی ذمہ دار حکومت ہے۔ نائیجیریا میں فوراً جمہوریت بحال کی جائے۔

جنرل ابوبکر نائیجیریا کے صدر نے کہا ہے کہ جلد جمہوریت بحال کر دیں گے۔ اقتدار سے کوئی دلچسپی نہیں ہے۔

بھارت کے صوبہ کیرالہ میں شدید بارشوں سے 60-افراد ہلاک ہو گئے ہیں۔

فلسطینی لیڈر یاسر عرفات نے کہا ہے کہ آئندہ سال آزاد فلسطین کا اعلان کر دیا جائے گا۔ سمجھوتے کے تحت محدود خود مختاری کی مدت اگلے سال مئی میں ختم ہو گی۔

کرغستان میں گلیشیر گرنے سے 70-افراد ہلاک ہو گئے ہیں۔ 4-ہزار میٹر بلندی پر واقع گلیشیر نے تباہی مچادی۔ سینکڑوں دیہات اور پل تباہ ہو گئے اور درجنوں افراد زخمی ہو گئے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

ملکی خبریں

سٹیٹ بینک نے بینکوں سے ڈالر دینے پر مکمل پابندی عائد کر دی ہے طلبہ اور تاجروں کو بھی ٹریولرز چیک جاری نہیں ہوں گے۔ بیرون ملک تعلیم حاصل کرنے والے طلبہ اور درآمد کنندگان کو زرمبادلہ کھلی مارکیٹ سے خریدنا پڑے گا۔ نوٹیفکیشن جاری ہوتے ہی کرنسی مارکیٹ میں افراتفری پڑ گئی۔ ڈالر 55 روپے تک جا پہنچا۔ سٹیٹ بینک نے یہ اقدام کروڑوں ڈالر تیزی سے بیرون ملک منتقل ہونے کی اطلاعات پر اٹھایا ہے۔ کرنسی ڈیلروں نے کہا ہے کہ مارکیٹ میں ڈالروں کی قلت ہو گئی ہے۔ صورت حال کنٹرول نہیں ہو رہی۔ ہر شخص ڈالر مانگ رہا ہے۔

کراچی میں دو طاقتور بم دھماکوں سے کم از کم 14-افراد زخمی اور متعدد گاڑیاں تباہ ہو گئیں۔ دونوں دھماکے ڈاکٹر ضیاء الدین روڈ پر ہوئے۔ شاہین کمپلیکس میں کار بم پھٹا جبکہ دوسرا دھماکہ انگریزی اخبار ڈان کی عمارت کی پہلی منزل پر واقع ٹائلٹ میں ہوا۔

کراچی میں 3-کانسٹیبلوں سمیت 7-افراد کو ہلاک کر دیا گیا ہے۔ مسلح حملہ آوروں نے بلدیہ ٹاؤن میں پولیس اہلکار محمد عارف کو اس کے گھر میں قتل کیا۔ جبکہ گارڈن ٹاؤن ایریا میں ایک پولیس اہلکار کے بیٹے کو گولیاں مار کر ہلاک کر دیا گیا۔ اسی طرح دو اور پولیس اہلکاروں کو اندھا دھند فائرنگ کر کے ہلاک کر دیا گیا۔

گورنر پنجاب شاہد حامد نے کہا ہے کہ کراچی کے حالات پر دل خون کے آنسو روتا ہے۔ حل ڈھونڈنا چاہئے۔

سیمنٹ کی قیمتوں میں مزید کمی ہو گئی ہے۔ سیمنٹ کی بوری کی قیمت 185 روپے سے کم ہو کر 151 روپے ہو گئی ہے۔ ایک ہفتہ قبل بوری کی قیمت 250 روپے تک پہنچ گئی تھی۔

ملتان سے وہاڑی جانے والی بس سامنے سے آنے والی بس سے ٹکرا گئی جس کے بعد دونوں میں آگ بھڑک اٹھی۔ 20-افراد زندہ جل گئے جبکہ 70-زخمی ہو گئے ہیں۔

لاہور ہائی کورٹ راولپنڈی بنچ نے جماعت اسلامی کے راولپنڈی میں 24-جون 1996ء کو دھرنا احتجاج کے دوران دو کارکنوں کے جاں بحق ہونے کا مقدمہ درج کرنے کا حکم دیا ہے اور کیس درج کر کے 15 روز میں رپورٹ عدالت عالیہ میں پیش کرنے کی ہدایت کی ہے۔ یہ مقدمہ قتل بے نظیر بھٹو۔ بابر۔ نکئی اور متعدد افسروں کے خلاف ہے۔

لاہور ہائی کورٹ کے چیف جسٹس مسٹر جسٹس راشد عزیز خان کی سربراہی میں ہائی کورٹ کی انتظامی کمیٹی نے مزید 4 سول ججوں کو برطرف' ایک ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج اور ایک سول جج کو برطرفی کے شوکاز نوٹس جاری کر دیئے ہیں۔ سول جج راجن پور اقبال جعفری پر برطانیہ میں منشیات کی سمگلنگ۔ سول جج بہاولنگر پر نااہلی اور کرپشن اور لاہور کے سول جج ظفر قریشی پر ریکارڈ میں ردوبدل کے الزامات ہیں۔

پانچویں مردم شماری و خانہ شماری 1998ء کے تحت کراچی کی مجموعی آبادی 92 لاکھ 69 ہزار دو سو 65 افراد ہے۔ جن میں 49 لاکھ 78 ہزار 532 مرد اور 42 لاکھ 91 ہزار 12-خواتین ہیں۔ لاہور کی مجموعی آبادی 50 لاکھ 63 ہزار پانچ سو ہے جس میں 26 لاکھ 60 ہزار 7 سو 71 مرد اور 24 لاکھ 27 ہزار 27 خواتین ہیں۔ تیسرے نمبر پر فیصل آباد کی آبادی 19 لاکھ 77 ہزار دو سو سولہ ہے۔ جن میں دس لاکھ 37 ہزار سات سو سولہ مرد اور نو لاکھ 39 ہزار پانچ سو تین خواتین ہیں۔ راولپنڈی کی آبادی 14 لاکھ چھ ہزار۔ ملتان کی آبادی گیارہ لاکھ 82 ہزار چار سو اور حیدر آباد کی آبادی 11 لاکھ 51 ہزار۔ گوجرانوالہ کی آبادی 11 لاکھ 24 ہزار پشاور کی آبادی نو لاکھ 84 ہزار۔ کوئٹہ کی آبادی 5 لاکھ 60 ہزار۔ دسویں نمبر پر وفاقی دارالحکومت اسلام آباد کی آبادی 5 لاکھ 24 ہزار اور سرگودھا کی آبادی 4 لاکھ 55 ہزار جبکہ سیالکوٹ کی آبادی چار لاکھ 17 ہزار پانچ سو انسٹھ ہے۔

مردم شماری کے ابتدائی نتائج کے مطابق پاکستان کی مجموعی آبادی 13 کروڑ 5 لاکھ میں سے مردوں کی تعداد 6 کروڑ 78 لاکھ ہے جبکہ خواتین کی تعداد 6 کروڑ 27 لاکھ ہے۔

پاکستان میں نجی بجلی کے سب سے بڑے ادارے "حب کو" نے بجلی کے نرخوں کے تنازعے کے لئے پیرس میں قائم عالمی مصالحتی عدالت سے رجوع کر لیا ہے۔ اس تنازعے پر سپریم کورٹ اور لاہور ہائی کورٹ میں بھی درخواستیں زیر سماعت ہیں۔

فیصل آباد میں دہشت گردوں نے ایک شیعہ ڈاکٹر کو کلاشنکوف کا برسٹ مار کر ہلاک کر دیا ہے۔

کابینہ ڈویژن نے تمام وزارتوں کو ہدایت کی ہے کہ وفاقی وزراء اور مشیروں کے غیر قانونی احکامات نہ مانے جائیں۔

وزیر خزانہ سرتاج عزیز نے کہا ہے کہ امریکہ پاکستان میں اقتصادی بحران پیدا کر رہا ہے۔ مالیاتی ادارے طے شدہ معاہدوں کے مطابق قرضے نہیں دیں گے تو ہم واجبات کیسے ادا کریں گے۔ قرضے نہ ملے تو پاکستان بھی ادائیگیاں کو روکنے پر مجبور ہو جائے گا۔

آئی ایم ایف نے معاہدوں کے تحت قرضے کی تیسری اور چوتھی قسط پاکستان کو ادا کرنے سے انکار کر دیا ہے۔ آئی ایم ایف کے ڈائریکٹر نے کہا ہے کہ امداد دینے والوں میں جی 8 ممالک کا بڑا حصہ ہے ان کے فیصلوں کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ پاکستان کو اپنی پالیسیوں میں توازن رکھنا چاہئے۔ تاکہ غیر ملکی سرمایہ کاروں کا اعتماد بحال رہے۔ رواں مالی سال میں مثبت اقدامات کئے گئے ہیں۔ پاکستان کے دیوالیہ ہونے کا کوئی امکان نہیں ہے۔

گرمی اور بجلی کی بندش سے بنوں۔ دریا خان اور ڈیرہ اسماعیل خان میں سات بچوں اور ایک خاتون سمیت سترہ افراد ہلاک اور درجنوں بے ہوش ہو گئے۔ بنوں میں مسلسل لوڈ شیڈنگ سے پانی کی شدید قلت ہے۔ ان دنوں ملک کے اکثر شہر شدید گرمی اور حبس کی لپیٹ میں ہیں۔

مکان برائے فروخت

ایک مکان واقع دارالصدر غربی - دو کمرے اٹیچ باتھ' لاؤنج' ڈرائنگ ڈائننگ' صحن - آرام دہ نقشہ رقبہ 12½ مرلے برائے فروخت ہے۔

بجلی' گیس' میٹھا پانی' 60 فٹ سڑک فرنٹ

رابطہ کیلئے: محمد سلیم احمد

☎ : 212708

باجوہ اسٹیٹ ایجنسی

ربوہ میں اپنی جائیداد کی خرید و فروخت کے لئے باجوہ اسٹیٹ ایجنسی سے رابطہ کریں۔

باجوہ اسٹیٹ ایجنسی

یادگار روڈ نزد مرکز قومی بچت ربوہ

☎ 211956

ٹاملین ڈیپ فریزر بہترین حالت میں برائے فروخت

رابطہ: ظفر اسلام کارکن نظارت تعلیم ربوہ

ملکی اور غیر ملکی ہومیوپیتھک ادویات کا مرکز

ایف بی ڈسٹری بیوٹرز اور فرحت کلینک

طارق مارکیٹ میں منتقل ہو گیا ہے

☎ 212352

شاندار برقعوں پر سیل

ڈبل جارجٹ اور مختلف ورائٹی بے شمار رنگوں میں اور ڈیزائنوں میں 135 روپے رعایت پر برقعے اور سوٹ خریدیں

سیل محدود مدت کے لئے ہے۔

بوجہ سیل جمعہ' اتوار دوکان کھلی رہے گی

ایم اشرف ٹیلرز اینڈ ریڈی میڈ کلاتھ ہاؤس

قریشی مارکیٹ گولبازار نزد مسلم کمرشل بنک ربوہ

☎ : 04524-211365